



# تاج توقیت

— ۱۳۲۰ھ —



از اعلیٰ حضرت  
امام احمد رضا خاں محدث بریلوی  
علیہ الرحمۃ

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا دہلی کراچی

اسلامی جمہوریہ پاکستان





# تاج توقیت

— ۱۳۲۰ هـ —

از اعلیٰ حضرت  
امام احمد رضا خاں محدث بریلوی علیہ الرحمۃ

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (رحمۃ اللہ علیہ) کراچی

خط و کتابت: ۱۵، دوری منزل با امان پبلشنگ، رگلا احمد، کراچی۔ پوسٹ کوڈ: ۷۴۳۰۰۔ پوسٹ بکس نمبر ۳۸۹، فون: ۷۲۵۱۵۰، ٹیلیگرام نمبر ۱۵۵۰  
ایس ایم ایچ پبلیشرز، پاکستان





## عرض ناشر

امام احمد رضا خاں خلی قادری برکاتی محدث بریلوی (م ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۱ء) قدس سرہ العزیز اپنے زمانے کے تمام ہی علوم لقللہ و عقلیہ پر مکمل دسترس رکھتے تھے۔ آپ نے جہاں فتاویٰ رضویہ کی ۳ ضخیم جلدوں کے ساتھ دعائی سو (۲۵۰) سے زیادہ چھوٹے بڑے رسائل اور حواشی علم فقہ میں تحریر فرمائے ہیں وہیں علوم عقلیہ مثلاً علم ہیئت، نجوم، فلکیات، تقویم، توفیت، نبات، ارضیات، ریاضیات، جبریات، حیوانیات، جنز، تکسیر، جیومیٹری، الجبراء، ارشاد طبعی، نوکارتھم وغیرہ وغیرہ پر بھی ذریعہ سو (۱۵۰) سے بھی زیادہ علمی نگارشات فتاویٰ رسائل و کتب کی شکل میں یادگار چھوڑی ہیں۔ امام احمد رضا نے یہ رسائل اردو، فارسی اور عربی تینوں زبان میں تحریر فرمائے ہیں۔ بعض رسائل و کتب کی ضخامت سو سو صفحات سے بھی زیادہ ہے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدث بریلوی نے جہاں علوم اسلامیہ، عقلیہ، لقللہ پر سینکڑوں کتب و رسائل تحریر فرمائے ہیں وہیں معصی کی حیثیت سے بھی مختلف علوم و فنون کی عربی، فارسی زبان کی کتب پر گرانقدر حواشی تحریر فرمائے ہیں۔ علوم عقلیہ کی جن کتب پر حواشی تحریر فرمائے ہیں ان میں حاشیہ برجدی، حاشیہ زوج بہادر خانی، حاشیہ جامع بہادر خانی، حاشیہ جامع الافکار، حاشیہ خزائنہ العلوم، حاشیہ درالمکنون، حاشیہ اصول ہندسہ، حاشیہ چھ مضمون بہت جامع اور اہم ہیں۔ امام احمد رضا کی علوم عقلیہ کی بیشتر نگارشات زیور طبع سے مزین نہ ہو سکیں اور اگر امام موصوف کی سائنسی علوم پر مشتمل کتب اور حواشی شائع ہو جائیں تو دنیا ایک عظیم سائنسدان کی فکر سے متعارف ہو سکے گی۔ اس تعارف سے قبل دو کاموں کی اہم ضرورت ہے اول یہ کہ ان کتب اور حواشی کو جدید انداز میں ترجمہ کر کے انگریزی زبان میں شائع کیا جائے۔ دوم ان کی اشاعت اور ترجمہ کے لئے اہل ثروت حضرات فیاضی کا مظاہرہ کریں ورنہ مزید وقت گزرنے کے بعد ان رسائل کو پڑھنے سمجھنے والے مشکل تہی سے میر آسکیں گے۔ اور شاید یہ قیمتی نگارشات بھی امتداد زمانہ کے ہاتھوں سمندروں اور دریاؤں کی لہروں کے سپرد ہو جائیں۔

ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (پاکستان) کی پیش یہ کوشش رہی ہے کہ امام موصوف کے ان بیش بہا قیمتی علمی ہواہرات کو مظهر عام پر لایا جائے جو ابھی تک زیور طبع سے آراستہ نہیں ہو سکے اور ساتھ ہی کوشش یہ ہوتی ہے کہ ان نایاب رسائل کو جدید انداز میں اوسر نو ترتیب دے کر اس طرح طبع کروا جائے کہ پڑھنے والے بھرپور طریقے سے استفادہ کر سکیں۔ افسوس یہ ہے کہ علوم عقلیہ کے رسائل کو سمجھنے اور ترجمہ کرنے والے اسکالرز ابھی تک اس طرف

نام \_\_\_\_\_ تاریخ توفیت (۱۳۳۰ھ)

تحقیق \_\_\_\_\_ امام احمد رضا خاں محدث بریلوی

سن اشاعت \_\_\_\_\_ ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۱ء

صفحات \_\_\_\_\_ ۲۵

نگران طباعت \_\_\_\_\_ اقبال احمد اختر القادری

ہر \_\_\_\_\_ -/۱۵ روپے

ناشر \_\_\_\_\_ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، پاکستان

○

تقسیم کار

الختار ہیلی کیشنر

○ ۲۵۔ جاپان مبسن، رضا چوک (ریگل)، صدر کراچی۔ ۷۳۰۰

پوسٹ بکس نمبر ۳۸۹، فون ۷۷۷۳۹، ۷۷۷۵۵۰

○ ۳۳/۳۳۔ ڈی، اسٹریٹ نمبر ۳۸، سیکڑ ایف۔ ۶/۱

اسلام آباد ۳۳۰۰۰۔ فون ۸۲۵۵۸۷



متوجہ نہیں ہوئے جو ان رسائل کو از سر نو ترتیب دیں اس لئے ادارہ ہذا نے فیصلہ کیا کہ ان رسائل کے عکس کو اسی حالت میں شائع کر دیا جائے تاکہ یہ مکمل شائع ہونے سے محفوظ ہو جائیں۔ ممکن ہے کہ یہ رسائل اس طرح شائع ہونے کے بعد ظلم و فتن کے قدردانوں کے ہاتھوں تک پہنچ جائیں اور وہ اس کی اہمیت کے پیش نظر اس پر اس تحقیق و تدقیق کے کام کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے آئندہ نسلوں کو منتقل کر سکیں۔

ادارہ ہذا کی لائبریری میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے سو سے زیادہ مخطوطات کا عکس محفوظ ہے اور ہم ایک ایک کر کے مخطوطہ کا عکس شائع کر رہے ہیں تاکہ یہ اہل علم و فن تک پہنچ سکے۔ اس سال شائع ہونے والے مخطوطات کے عکس اور قلمیں حضرت علامہ عبدالحکیم شرف قادری مدظلہ العالی نے ادارہ ہذا کے صدر نشین صاحبزادہ وجاہت رسول قادری ابن مولانا وزارت رسول قادری حامدی ابن مولانا علامہ مفتی ہدایت رسول قادری رضوی کھنوی خلیفہ اعلیٰ حضرت کو ۳۳ سال قبل دی تھیں جو بھ اللہ ادارہ اس سال ۱۹۹۶ء کی امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر شائع کر رہا ہے۔ ادارہ اس قیمتی سرمایہ کے لئے علامہ عبدالحکیم شرف قادری صاحب کا تہ دل سے ممنون ہے۔

رسالہ کا عنوان ہے :

تاج توقیت : یہ رسالہ فارسی زبان میں ۱۳۲۰ھ میں علم توقیت سے متعلق لکھا گیا تھا۔ اس رسالے میں اوقات صلاۃ کے ساتھ ساتھ محرم افطار کے اوقات نکالنے کے اصول بیان کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ تین ابواب پر مشتمل باب اول مقدمات پر مشتمل ہے، باب دوم مواہرات فیجہ اور باب سوم مواہرات جعیدہ اور پھر خاتمہ اور فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ انیسویں کے یہ رسالہ پورا حاصل نہ ہو سکا اس کے صرف ۱۳ صفحات ہی حاصل ہوئے ہیں۔ اس رسالے کو مولوی مرزا نواب صاحب نے اپنے قلم سے لکھا ہے۔

ادارہ ان تمام ذی علم اور قدردان فن حضرات سے جن کو اس رسالہ کے مطالعہ کا موقع ملے درخواست گزار ہے کہ اس کے مطالعہ کے بعد زیر نظر رسالے کی خصوصیات اور اس کی اہمیت سے متعلق کوئی مقالہ یا تاثر ضرور تحریر فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں اور اگر کوئی صاحب فن اس کی جدید ترتیب ایڈیٹنگ اور اس کا انگریزی/اردو ترجمہ کرنے کے لئے تیار ہوں تو ادارہ بخوشی اس کی اشاعت و طباعت میں تعاون کرے گا۔

ادارہ

الحمد لله على سوله الكرم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

تاج توقیت : فہم ۱۳۲۰ھ

الحمد لله الذي جعل الصلاۃ كتابا مرقوتا على المؤمنين۔ و افضل الصلاۃ و اكمل السلام على من فرض الخمس و بين اوقاتہا ببيان المبين۔ صلى الله تعالى عليه وسلم و على آله و صحبه الطاهرين على مبقاتہ المبين۔ كل وقت و آن۔ و حين و زمان۔ من اول الايام الى يوم الدين۔ اما بعد فقير قادری احمد رضا بریلوی غفرلہ ربہ القوی چون اہل زمان را دید کہ از علم شریف توقیت عاری اند و در بیان اوقات صلوات و سکور و افطار بہ تیہ حیرت سائر و ساری باز بکمال۔ جہل جہل خود را علم دانند و کورانہ درین معرکہ استرد و اند و مصداق فافقوا بغیر علمہ فضلوا و اضلوا و خود از جہل چہ گم کہ آنا کہ علم خزانہ شوند نیز ہمین راہ جرات را نہ بارے از اوقات صلاۃ بحث آنا کہ تر باشد غناد و رمضان ہر عالمی و جاہلی از اصحاب اخبار و جنتیہا جہولے بغیر باطل خویش تراشد و بملک اشاعت کند و در اغوا و اضلال زندگاہ صائمین را بیشتر از صبح بہ شفت و دقیقہ و بیشتر از ان منبع از سکور کردہ دوست کنند و گاہ چند دقیقہ بیشتر از غروب حکم افطار دادہ روز با برہم زندہ مبلغ علم آنا ہمین جد اول مولوی مسیح الدین خان لاکوری است کہ اعتماد بران این ناواقفان را مشعل راہ کو را نہ روی است آن مرحوم خود ازین فن چہیز ہم نمرد است



فتیهای علمش همین تعدیل النهار بلاد بملاحظه عرض بر آوردن و بران حکم  
طلوع و غروب و صبح بنا کردن است حال آنکه غ هزار نکته باریکتر از مواجهاست  
پس حفظ دین و حیانت مسلمین را که درین باب مختصری بر نگارم و حق  
ناصح بر روی کار آورم که این امر عظیم عظیم از اهم مهم الی الغایه است تا آنکه تمام  
این مجری در کتاب الشراعه تفریح فرمود که این علم از فردص کفایه است پس  
طرح این اوراق انداختم و او را بنام تاریخی تاج توقیت موسوم ساختم و در  
باب بنشیدم باب اول در مقدمات دوم در موازات ترکیبیه سوم در موازات  
جدیده خامنه در فوائد عیدیه و ما توفیقی الا بالله علیه توکلت و الیه انیب و صلوات  
تعالی علی سیدنا محمد و آله و صحبه الی یوم یقر به الیه اقرب تقرب آمین و الحمد

له رب العالمین

### الباب الاول فی المقدمات

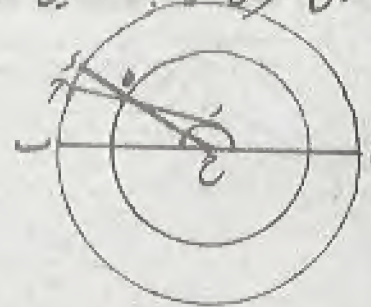
مقدمه اولی در بنابر شرعی و عرفی و نجومی - در شرح بنابر عبارت است  
از طلوع صبح صادق تا غیبت کل قرص شمس و اختفای او بحجاب حدید زمین و در  
عرفت از ظهور اولین حاجب شمس تا غیبت کل قرص و در بیات از انطباق مرکز  
شمس به اسره افق حقیقی در شرق تا انطباق او بران در غرب پس بنابر شرعی  
الاول است از عرفی بمقدار صبح صادق یعنی مدتی که از طلوع صبح تا طلوع شمس است و  
بنابر عرفی الاول است از نجومی مدتی که باین ظهور اول حاجب شمس تا انطباق مرکز  
به اسره افق حقیقی است در شرق و از زوال مرکز شمس از ان دایره تا اختفای  
کل قرص او در غرب - طلوع و غروب که در انتهای وقت فجر و ابتدای وقت عصر  
و انظار صوم در شرح معتبر است همین طلوع و غروب حاجبی و قرصی است که طرفین

بنابر عرفی است یا طلوع و غروب نجومی که نیست و تعدیل النهار که در زیجات ثبت  
است باز از افراد ملک البروج است و تقویم شمس هرگز نه پس طلوع و غروب  
بزیادت و قائلان تعدیل النهار که شش ساعت یا نقص او از آنها نباشد  
مگر طلوع و غروب مرکزی که نجومی است نه قرصی که شرعی و عرفی است از اینجا  
روشن شد خطای بحساب تعدیلات النهار بعد اذل طلوع و غروب  
راست کرده اند که اگر خود اینجا اختلافی دیگر نبودیم قطر شمس تعلیقا و در  
کفایت نمودی چه جای آنکه اختلافها دارد در مقدار بنابر دارد در تغییر  
دات از جهت تعدیل الایام چنانکه می آید انشاء الله تعالی  
مقدمه ثانیه در انکسار شعاع به آنکه چون طای که شعاع دران گزرد در  
غلظت و رقت مختلف باشد چنانکه از روی زمین تا آسمان که تا عالم نسیم اختلاف  
عبارت در خان و بنابر و غیره غلیظ است و بعد از ان رقیق و شعاع عمودانه گزرد  
چنانکه بر محاذات سمت الراس بلکه منحرف باشد آنگاه در انچه انکسار  
پیدا می شود که شمس سر را بالا ترازان که هست و امر ناید چنانکه در علم مناظره  
شده است و هر که خواهد تجربه و مشاهده توان در بابت دز کاسه خالی چیزی  
گران در میان نه و بر پاشه پستر میرود آن چیز را نگاه میکنی تا آنکه که آنها را  
کاسه او را از نگاهت پوشد آنگاه که را گوید کاسه آب آهسته انداخته  
باشد که آن شیشه متحرک نشود ناگاه بینی که همان چیزی که از نگاهت مخفی و در حجاب بود  
کنار پای کاسه بودی آنکه ادبالات آید یا تو پیشتر روی پدید آید پیش نظر آنگاه  
شد سببش همان که طای آب از طای هوا غلیظ تر است چون شعاع بعد ازین  
و در طای مختلف گزارد و منکسر شد بان شیشه محبوب رسیده و از درای حجاب



مرئی گردید ازین محراب آفتاب در غروب بعد از آن که غایب قمر صفت زیر افق میرود  
تا چند دقیقه مرئی میماند و در طلوع پیش از آن که چیز از بالای افق آید چند دقیقه  
پیشتر مظهر میشود پس بنا بر این از نجومی بیشتر باشد و شب نجومی کمتر. این انگار  
بهنگام بودن کوکب بر سمت الراس که شعاع عمودی میآید معدوم میشود و در غیر آن وقت  
بر چند سمت الراس نیز دیگر بود انگار کمتر باشد و هر چند باقی سی و سه دقیقه  
بشمار بهادر یافته اند و نزد بعضی ازیندهم بیشتر تا لا مرل قانامشهور و معمول  
جمهور همین لحظه است.

مقدمه سوم در اختلاف المنظر ارتفاع شمس باعتبار مرکز عالم گرفته میشود که تقریباً  
مرکز زمین است اگر ناظری بر مرکز زمین بودی قطع نظر از انکسار ارتفاع شمس  
او را بر قدر حقیقت نمودی قانامناظران بر روی زمین اند ازین اختلاف جای  
نظر ارتفاع مرئی از حقیقت کمتر نمی غایب چنانکه ازین شکل هویدا است -



اب و نکال البروج است و از موضع ناظر بر روی زمین دایره مرکز اوج موضع  
شمس در آسمان خودش و اب افق از مرکز زمین خط ج و بر مرکز  
شمس گزیده نقطه و غشی شد پس دایره قوس ارتفاع حقیقی خورشید است  
و از موضع ناظر عطار دایره بر مرکز شمس گزیده نقطه اوج استایان  
پس ارتفاع مرئی همین قوس ج است بقدر دایره ارتفاع کم از واقع نظر آید این معنی

در قمر از همه کوکب بیشتر است و در عطار و از آن کمتر و در زهره از عطار کم و از در  
شمس در غایت قلت است با آنکه اختلاف افقی که اگر اختلافات بود در نیات عیدیه  
همین بقدر نه ثانیه گفته اند اختلاف نیز در رنگ انگار بر سمت الراس معدوم بود و  
در نزول ترقی یافته بر افق بنایت زیادت رسد باز بالای شمس مرتفع و سائر  
سیارات و ثوابت را هیچ اختلاف المنظر نمانده است زیرا که قطر زمین بیش  
پیش افلاک آنها از شدت بعد قدر نقطه می غایب پس بر دو خط ج و ح که گویاناز  
نقطه واحد بر آمده بر مرکز شمس رسیده اند پس یکا بر دیگری منطبق نباشد و هیچ زادی  
در نظر پیدا نشود.

مقدمه چهارم در انحراف طلوع و غروب شمس عین جز مقدم شمس هنگام طلوع  
یا غروب را نصف قطر که بازای هر درجه درجه دل می بینیم انشأ الله تعالی سی و دو  
دقیقه و پنجاه و یک ثانیه بر آن فرایند انحراف وقت باشد چون زیر که دانسته  
شد که اینجا کار بحاجب و قمر صفت است نه بر مرکز پس واجب است که  
بهنگام آغاز رایت در شرق یا انتهای او در غرب بر مرکز شمس نمازیر دایره افق  
باشد حقیقی باشد نه منطبق بر آن باز انگار حاجب شمس المبدئ می کند از آن  
که است و بر عکس آن اختلاف المنظر پیشتر چنانکه دانستی و آن لحظه و این در  
شمس است لاجرم تفاوت معدل بتفریق این از آن لب تا باشد یعنی  
چون اولین حاجب شمس در جانب مشرق باشد بقدر رست تر است از  
افق باشد حاجب از حجاب بر آید و مرکز خود ازین حاجب بقدر نیم قطر  
پست تر است پس انحراف طرکز بهنگام طلوع بقدر نصف قطر شمس مع کثرت  
باشد و هو المطلوب و نفس علی حال الغروب بتبیین اول این تفاوت طرکز



و غروب شرعی و نجومی که متوازی نباشد ناشی شده انکسار و اختلاف این قطر  
 و با اختلاف در انقلاب اکثر مقدار انکسار نامیم مختلف میشود با اختلاف درجات کروی  
 با اختلاف در انقلاب اکثر مقدار انکسار نامیم مختلف میشود با اختلاف درجات کروی  
 زیرا که نیم قطر با اختلاف ادج و ضیق مختلف میشود و نیز طالع و مطالع یکی بیش از  
 باید و باز در عرض تفاوت مطالع و طالع شرقی یکسان پذیرد تا آنکه هر قلم میل کلی در  
 شش بر هر مطالع یک آن واحد مانده و شش دیگر را تمامه دور و محاسبه نمودیم  
 که انکسار را کس جدید و میزان در خط استوا سه و چهارم دقیقه است و انکسار را کس  
 جدید و سرهان را سه و نیم تفاوت درجات در ربع دقیقه و در بریلی حمل و میزان  
 را چهار دقیقه یک ربع که و جدید و سرهان را افریب چهار دقیقه و یک ربع تفاوت  
 درجات نیز یک نیم دقیقه و در عرض ۴۴ حمل و میزان را بیش از شصت  
 دقیقه و جدید را بیش از نیم ساعت و را کس السطح را خود آنجا طلوع  
 و غروب نیست که بوجه انکسار دائم الظهور است و در عرضی تعیین که آفتاب  
 ظهور و خفای بمرکت معدل نیست جز بمرکت خاصه خود طلوع بخواهش خاص وقت  
 تحویل حمل باشد و غروب بخواهش خاص وقت تحویل میزان و در او اخراج  
 چون میل به ۲۹ رسد طلوع شرعی کند و این نزدیک فتم الحج از حوت است  
 و در او اکل میزان تا میل به ۲۴ نرسد غروب شرعی نشود و این نزدیک آفاز  
 حرمینان است پس بدت انکسار حمل و میزان که در خط استوا سه دقیقه و در عرض  
 ۶۶ مثبت دقیقه بود و در عرض تعیین بد و شبانه روز کامل رسد و آنجا میزان  
 دو جز طلوع و غروب اصلا نباشد انکسار از کجا آید

مقدمه پنجم در غایت الارتفاع و الارتفاعات ۱ قول این غایات  
 بحسب تقویم ذلک مغرض گرفته میشود یعنی چون شمس برین جز باشد در خطانی

ارتفاعش وقت نصف النهار یا انخطاطش وقت نصف الليل چه بود و غایت کبراک  
 ارتفاع و انخطاط انحنای خط الاطلاق مراد نیست که در خط استوا نقطتین اعتدال و در  
 بلاد که عرض آنها کمتر از میل کلی است مرد و نقطه که میل آنها مساوی عرض بلد باشد  
 و در غیر اینها کمتر انقلابین را بود و پس و طریق افق است که میل جز وقت مطلوب را  
 در اعراض موافق الجبهه از تمام عرض بلد باشند و در غیر اینها کمتر انقلابین را بود و پس و طریق افق است که میل جز وقت مطلوب را  
 و چون عکس کنند اعنی در موافقه افزایند و در مخالفه کاهند غایت الارتفاع شود و هر  
 دو جا اگر در افزودن از نود بالا رود قاشش نماند و گیرنده اختلافات وقوع  
 ۱ قول (۱) اگر جز را میل نباشد نیست تمام عرض البلد خود هر دو غایت بود  
 (۲) اگر بلد را عرض نیست تمام الميل هر دو غایت بود (۳) اگر جز را میل  
 است و نه بلد را عرض هر دو غایت ربع دو بود فاعلمه در آفاق ذوات عرض  
 که عرض آنها بیشتر از میل کلی نباشد اگر مساوی میل کلی است بر انقلاب موافق الجبهه  
 ارتفاع و بر انقلاب مخالف الجبهه انخطاط نود درجه باشد و اگر از آن بزرگ است  
 چهار نقطه که میل مساوی عرض دارد و موافق الجبهه را غایت الارتفاع و دو دیگر را غایت  
 الخطاط نود بود و فاعلمه در جلد مذکور است سایه اصلی منعده نشود و بر خلاف آنکه منتهی  
 است همانکه بیا نشیء آید انشاء الله تعالی فاعلمه در بلاد که عرض آنها بیشتر از  
 جز میل کلی نیست اگر مساوی است اعراض مخالفه الجبهه را غایت الارتفاع و بلکه اصلا  
 ارتفاع و مخالفه الجبهه را غایت الخطاط بلکه اصلا انخطاط نباشد و اگر از انهم کمتر است  
 مقدمه ششم در انخطاط صبح صادق و شفق ۱

مقدمه ششم در انخطاط صبح صادق و شفق ۱  
 مقدمه ششم در انخطاط صبح صادق و شفق ۱  
 مقدمه ششم در انخطاط صبح صادق و شفق ۱



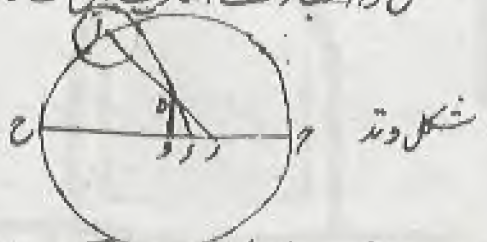
اقلی اینجا انگسار را در نظر نیست زیرا که آنچه مرئی است اعنی بیاض صبح و شفق  
ارتعاش او گرفته نمیشود نه با و غرض متعلق و آنچه ارتعاش و انحطاط انقباض او می  
گیریم اعنی شمس او درین وقت بر لبه و است که در هزار بیع انگسار مرئی نتوان  
شد پس بعضی موقتین زمان که در مواضع طلوع صبح معذرات او روند بوجه قلت  
تفاوت و نیز از آن رو که محتاط بود پیش از طلوع مخبر ترک طعام خواهد کرد اینجا  
انگسار را ملحوظ نه اشتیم محض نه از اینجه است سخن اینجا آن قدر است که مرصدا  
کردند و آغاز بیاض معترض در شفق و انتهایش در غروب بیاض است نه  
مرکز شمس صحیح محط یا منتقد پس تخمین حکم نمودند که این دورا انقباض این است  
انگسار را اینجا چه در خلست فائده گاه باشد که شفق یا صبح متصل شود یعنی  
وقت زوال بیاض شفق از غروب معا بیاض صبح او شرف تا بدو گاه باشد  
که صبح و شفق مختلط شود اعنی نور است شفق باقی است که هم صبح دمید درین  
چنین بیاض وقت غشا سقوط باشد و این چنین شبها را اعلی برای در آن وقت شفق  
یا صبح نباشد یا کرد که فصول و فاعل است اقول و طریق استعلام این معنی آن است

عالم تمامه صحیح که درین عرض شمالی راس السطح را عشا بنود و این اولین  
عرضه است که در دایره عشا مدام شود راس الجوزا و راس الاسد را میل صحیح است  
+ صحیح = صحیح تمامه نگاه باین عرض شمالی از راس الجوزا تا راس الاسد دوم  
کامل عشا بناید و در اجزاء مخالفه اکثرت تا میل یافته نرسد که با تمام عرض جمع شده  
از صحیح بیشتر شود آن اجزاء و با حقوق آنها را در هر دو جانب که میل آنها ازین  
هم کمتر است عشا بنود پس اینها میل را از صحیح کاهند و باقی را تمام گیرند این عرض  
عرض انتقادی عشا باین اجزاء مانع قبا بود مثلاً آخر صوت و اول میزان را میل صفر  
است پس در عرض عشا اینها را عشا بنود و این اول عرضه است که در دایره  
اجزاء جنوبیه هم از عشا بنی مانند آن گرفت راس العقرب و راس الحوت را  
میل ناقص = صحیح = تمامه صحیح باین عرض شمالی از راس الحوت  
بر نوالی پر شش برج شمالی را مگر گرفته تا راس العقرب که هشت برج شد  
عشا بناید آغاز دهم دوازدهم و یکم عقرب را میل صحیح = تمامه  
پس باین تسعین شمالی از دهم دوازدهم نوالی آورده تا انتها یک است



دیک مغرب که بگل هشت برج و چهل رد درجه گویند برجه و دوازده  
درجه شد عشا نبود و در تمام سال از نسبت و دوم مغرب تا ختم هر دو که  
و در برج و حید در سست تها وقت عشا و ظلمت صرغه است و از سوم درجه میزان  
تا ۲۱ مغرب وقت مغرب و از ۲۸ تا ۳۹ صبح و درجه وقت صبح و از شروع  
۲۹ صبح تا ختم دوم میزان ۶ برج و ۴۴ درجه تمام مدت یک نهار است و در  
عرض تسعین جنوبی مقادیر بمیان باشد امارات و بروج متغیر گردد که اگر  
مقدمه پنجم فی الزوال که عبارت است از سایه شمس وقت نصف النهار  
حقیقی و از سایه اصلی هم نامند و افاضل مقادیر سایه شمس باشد در آن مقام در آن  
روز زیرا که سایه هنگام طلوع شمس در نهایت کثرت بود که قال تعالی الم تروا ان  
سایه مد الظل و لو شاء لجعلنه ساکناً و آفتاب هر چند بالاتر  
آید سایه کاستن گیرد که قال تعالی ثم جعلنا الشمس علیه دلیلاً ثم قبضه الیها  
قبضاً لیسیراً چون آفتاب که بر غایت الار ارتفاع اعنی و اکثر نصف النهار رسد سایه  
در غایت انقاص باشد و باشد که اصلاً منعدم گردد باز چون شمس زوال پذیرد و سست  
از دیار گیرد تا آنکه وقت غروب هم بقدر وقت طلوع رسد پس مقدمه سایه که مشعر  
مظهر ذیاب جبه و دخول عصر را همچون معیار بنا ده است مقدار ارتفاع شمس و از آن  
بواسطه آتیه قدر وقت بعد نصف النهار توان دریافت و اینجاد و سخن دانستن ضرورت است  
یکه آنکه سایه از کناره اعلای شمس پیدا می شود و اقوال و جهش آنکه از اشراق شمس  
و نیز بودن چیزه در حجاب کشفی از آن مع احاطه هوا و مستقی می آن پیدا میشود مثلاً  
چون دیوار قائم بود و آفتاب طلوع باشد جسم دیوار بعضی زمین را که بر خلاف جهت  
شمس است از ضیاء آفتاب پوشد اگر قدم هوا که بنور آفتاب مستقیم شده است

در میان خودی خلف جدار ظلمت صرف همچو ظلمت شب و بخور بود خانه هوا و  
مستقی باشد شمس موجود مقابل ایند اصیاء و نفیض تیرگی مائل پیدا میشود همچون سست  
مسئله بسیار آفتاب هر چند در آفتاب باشد اجتناب شیا بآن دیوار بیشتر بود و  
بود و هر چند بالاتر آید اجتناب کمی گرایه چنانکه تو بر زمین پس دیوار باشد و راز  
جدار هر چه بهست است نماید چون بالارسی چیزهای محجب مقابل شود و بگذارد  
پیدا است که در اشراق و اضیاء وسط شمس و اطراف او یکسان است پس در  
ارتفاعی که بعضی اشیا از مرکز شمس در حجاب است و در طرف اعلای او را مقابل  
لاجرم آنجا سایه نباشد بلکه نور بود پس در حدوث سایه ارتفاع طرف اعلای  
شمس را اعتبار است انصاف این منی را شکل و تدوین کنیم



شکل و تدوین

و در تمام مدت هر سطح افق ح ح شعاع و اصل از مرکز شمس ا ه که خط رو  
زود در حجاب است و شعاع و اصل از طرف اعلای شمس ب ه که از آن خطا در رو  
را روشن کرد و همین و در حجاب مانده پس ظاهر شد که در ظل ارتفاع صاحب اعلای  
اعتبار باید کردند مرکز را و در غایت الار ارتفاع ارتفاع مرکز حاصل میشود که میل باعتبار  
همان ملحوظ است نه باعتبار طرف پس تحصیل فی الزوال را  
بر آن غایت الار ارتفاع افرا نیم تا غایت الار ارتفاع حاجی بدست آید اگر  
بر کرک عمل کنند غلط باشد و دوم معتبر ارتفاع مرکز است زیرا که اشعه مکسر شده  
بقدری از محجوب میرسد و او را روشن کرده سایه را میگذارد چنانکه ازین شکل پیدا است





و علت ظل از بیش از ارتفاع است پس اگر بار ارتفاع حقیقی سایه گیرنده خطا باشد و ارتفاع  
که بنویسند و اضافه نصف قطر حاصل شد همان ارتفاع حقیقی جایی بود پس واجب  
آمد او را به ارتفاع مرئی در نمودن تا سایه صحیح حاصل شود تنبیه تواند که بخاطر باطلی  
خط که این الفضا افتاد که در جدول نهاده ایم باز اگر هر دو درجه مختلف است و شمس  
همو قدر از زمین دور تر رود این مقدار خرد تر میشود و هر چند زمین نزدیکتر آید  
بزرگتر میشود پس این قطر خود مرئی باشد نه حقیقی زیرا که حقیقی تبدیل نشود و بهر حال  
یکسان ماند چون اگر زمین است پس ارتفاع حقیقی گویا به است آورده اند  
او را باید به ارتفاع مرئی رو کردن بعد بر آن نیم قطر مرئی افزودن تا ارتفاع مرئی بجای  
اقول این اشتباه از اطلاق لفظ مرئی بر آن نیم قطر افتد آنجا نیم مرئی بجای باین معنیست  
که در حقیقت نسبت قطر شمس به قطر محل خودش یکسان بماند و ما ارتفاعات بنظر  
آید چنانکه در ارتفاع مرئی واقع در حقیقت بر خلاف آن است بلکه حقیقت به تبدیل محل  
نسبت تبدیل میشود و حقیقی که یکسان ماند نش ضروری است در قدر کتب خود است  
این نسبت با شمس مختلفه بلکه یکسان ماند نش خود موجب اختلاف نسبت با شمس  
مختلفه است بهمانش آنکه دایره که شمس بر آن در حقیقت است اصغر است از دایره  
که بر آن در اوج است و هر دو دایره بزرگ ۳۶ درجه تقسیم است و چون صغیر گویند

در مقدار مختلف را بر تعدد واحد تقسیم دهند حصص کبیرا گیر در مقدار شد  
از حصص صغیر پس شمس که حجم واحد غیر مختل است واجب است که در اوج  
مقدار کم گیرد از دقائق دایره که کبیرا کبیره در آن گیرد در حقیقت کبیرا صغیره  
آنجا که گویند که در درج یک صغیر و کبیرا که مثلا یک ربع ساعت او را قرا  
گیرند گویند که بر بقدر ربع درجه است و چون در درج کلان نبیند همین شمس را  
فر گیرد گویند که بر شمس درج است پس واجب آمد که باعتبار دقائق مقدار  
بواقع مختلف شدن و این اختلاف نسبت است نه اختلاف مقدار و ازین جا  
ظاهر شد سر آن که علماء بیات نصف قطر مرئی را به دقائق و توانی تعبیر کرده  
اند و چون بتقدیر حقیقی رسیدند به دقائق تعبیر راست نیامد زیرا که فلک منسوب  
ایست و اما بتعبیر صعود و نزول متغیر میشود لاجرم بتقدیر بقطر ارض گزایدند که قطر حقیقی  
شمس پنج و نیم مثل قطر ارض است باجمعه این انظار مرئی که یکدلی نهاده ایم  
همان قطر حقیقی غیر مختلف است پس واجب بود ادلا او را بر ارتفاع مرکزی حقیقی  
افزودن باز جمله را بمرئی در کردن این فائده یا دداشتی است که بسیار را بر  
اعلام نیست مقدمه ششم در ارتفاع الظهرین اقول چون در الزوال به سمت  
آوردیم حسب حاجت مثل و مثلین یک یا دو مرفوع بر آن افزایم زیرا که شمس  
را اینجا مرفوع گرفته اند این ظل که حاصل شد خوش ادقوس ارتفاع جایی مرئی وقت  
مطلوب باشد زیرا که دانسته که سایه معترف همین ارتفاع است و در مواز  
آیه کار به ارتفاع مرکزی حقیقی است چنانکه بر دایره بر آن بند سی آن

مما بین است هر دو دایره و در این اوقات که شمس بر زمین و در آن خط است  
گویند ایم که بر خط ارتفاع حقیقی است و دقائق



مواضع پوشیده نیست پس واجب شد آن قوس ارتفاع مرئی را بار تحقیق  
زد کرد و نیم قطر آن وقت کا سن تا ارتفاع حقیقی مرکزی وقت مطلوب بهم رسد  
پس مواضع دانستن ارتفاع شمس بکلام بلوغ ظل بیک یاد و مثل چنان شد  
که اولاً دانستن فی الزوال را وقت بحر تخمین دانند و در بہت ساعت در جہ مقدر  
زده از درجہ مفر و ضہ وقت کا ہند کہ تقویم نصف النهار روز حاضر تخمین بر آید پس  
بقواعد مذکورہ بالا غایۃ الارتفاع آن تقویم برابرند اگر دانند کہ آن جزو مقوم عدیم میل  
نخواہد بود کہ ہوا اکثر پس بہ حاجت دانستن بہت استخراج تقویم اگر خواہند  
بساغات وقت تخمین میل بذریعہ المنک چنانکہ بیاید بزدند کہ آستان است  
بہر کف چون غایۃ الارتفاع بر آرد دہند نصف قطر شمس بر این کف النهار را بر این  
افزایند کہ غایۃ الارتفاع حاجی شود و تماس گیرند کہ بعدستی حاجی حقیقی بود بذریعہ  
جد اول مرتبہ فقیر بعد مرئی تمویش کنند کہ بعد سمتی مرئی حاجی وقت النهار بود ظل  
اولش گیرند کہ فی الزوال است یک یاد و مثل بران افزایند و بعد ان جد اول مقدس کنند  
کہ بعد سمتی مرئی حاجی وقت مطلوب بود و بعد حقیقی از جد اول مذکورہ تمویل دہند نصف  
قطر شمس بتقویم وقت مطلوب بران افزوده افزایند کہ بعد سمتی مرکزی حقیقی وقت  
مطلوب باشد تماس گیرند کہ ارتفاع حقیقی مرکزی وقت مطلوب است

**اختلافات الوقوع اقول (۱)** اگر غایۃ الارتفاع حقیقی تقویم نصف  
النهار صہ بود و مواضع و قوس بالاکتفاہم اینا خود نیم قطر بعد سمتی حقیقی حاجی باشد  
مرئی محمول کنند و ظل گیرند و از بنیاد واضح شد کہ غایۃ الارتفاع حقیقی ظل را منعدم کنند

و ہر ادا فاعیل از جد اول مرتبہ ما کنند یا

کہ ہنوز فضل نیم قطری است (۲) اگر غایۃ الارتفاع بعد اضافہ نیم قطر صہ شود  
این با بقای آید کہ ہمیش از مجموع عرض نہارد و بالندقیق در شمال ہمیش از الحم  
میںند و در جنوب ہمیش از الحم مجموع عرض نباشد البتہ این وقت ظل اصل  
منعدم بود و واجب تمویل مرئی نیز غایۃ کہ بر این ارتفاع قدر حقیقی و مرئی یک  
پس ظل وقت مثل اول را ہمین یک مرقوم باشد و قوس ارتفاع مرئی حاجی  
وقت مطلوب الحو لہ نہ تا ارتفاع حقیقی حاجی الحو لہ کہ بہر دو نقد میر نیم  
قطر از ان کا ہند کہ ارتفاع حقیقی مرکزی وقت مطلوب است (۳) اگر غایۃ الارتفاع  
بعد اضافہ نیم قطر از نو بدین رود و این در ملای باشد کہ از الحم میںند نیز عرض  
کم دارد مجموع حضرت کہ معطلہ زاد غایۃ شرعاً و فکر یا آنگاہ قدر زیادت بعد  
سمتی حقیقی حاجی باشد مرئی بر رہ ظل گیرند (۴) اگر غایۃ الارتفاع صفر باشد  
و این در بلادی است کہ عرض آنها کم از سولہ نباشد نیم قطر شمس غایۃ الارتفاع بود  
تماس ہم سمت حاجی حقیقی است۔

سب سے زیادہ تقویت امام احمد رضا اور ان کے معتقدین علماء و  
مشائخ اور عوام کے بے لوث اور بھرپور تعاون سے پہنچی ہے  
جس کا اعتراف تاریخ پاکستان کے اوراق کرتے ہیں۔

”امام احمد رضا کی شخصیت روشنی کا ایسا بینار ہے جس نے  
اتحاد تاریکی اور انتہائی مایوسی کے دور میں مسلمانان ہند کی  
رہنمائی اپنے علم و عمل کے ذریعے فرمائی۔ پاکستان کا قیام بھی  
امام احمد رضا جیسی ہی شخصیات کی قربانیوں کا ثمر ہے۔“

(سید غوث علی شاہ سابق وزیر اعلیٰ سندھ)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# الحقائق في الحقائق

المعروف

## شرح حقائق بخش

جلد دوم

از قلم

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ

ناشر

المختار پبلی کیشنز کراچی